کتاب اللہ کے بعد پہلی صحیح ترین کتاب کا اردو ترجمہ

صحیح بخاری شریف

امیر المومنین فی الحدیث
امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری

ترجمہ

علامہ ابو التراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

جلد اول

پروگریسو بکس

صحیح بخاری شریف

تصنیف

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل الجعفی بخاری

سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

مترجم

علامہ ابو التراب
محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

جلد دوم

بار اول	نومبر 2016
پرنٹرز	آر۔ آر پرنٹرز
سرورق	النافع گرافکس
تعداد	1100/-
ناشر	چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	=/ روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0323-8836778

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

3362- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، لَوْلاَ أَنَّهَا عَجِلَتْ، لَكَانَ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ محترمہ پر رحم فرمائے اگر انہوں نے جلدی نہ فرمائی ہوتی تو زمزم ایک جاری چشمہ ہوتا۔

3363- قَالَ الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَمَّا كَثِيرُ بْنُ كَثِيرٍ، فَحَدَّثَنِي قَالَ: إِنِّي وَعُثْمَانَ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ، جُلُوسٌ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: مَا هَكَذَا حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، وَلَكِنَّهُ قَالَ: أَقْبَلَ إِبْرَاهِيمُ بِإِسْمَاعِيلَ وَأُمِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ، وَهِيَ تُرْضِعُهُ، مَعَهَا شَنَّةٌ لَمْ يَرْفَعْهُ ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَبِابْنِهَا إِسْمَاعِيلَ

انصاری کا بیان ہے کہ ہم سے ابن جُریج نے اسی طرح کہا۔ کثیر بن کثیر کا بیان ہے کہ میں اور عثمان بن ابوسلیمان دونوں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو حضرت ابن عباس سے ایسا نہیں سنا، ہاں یہ سُنا ہے کہ حضرت ابراہیم اپنے ساتھ حضرت اسماعیل اور ان کی والدہ علیہم السلام کو لے کر آئے۔ وہ انہیں دودھ پلاتی تھیں اور ان کے ساتھ ایک مشکیزہ تھا۔ لیکن انہوں نے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔ پھر حضرت ابراہیم اپنے بیٹے حضرت اسماعیل کے ساتھ (مکہ مکرمہ کی جگہ پر) تشریف لائے۔

3364- وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ المُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ، يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الآخَرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَوَّلَ مَا اتَّخَذَ النِّسَاءُ المِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ أُمِّ إِسْمَاعِيلَ، اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لِتُعَفِّيَ أَثَرَهَا عَلَى سَارَةَ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَبِابْنِهَا إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُرْضِعُهُ، حَتَّى وَضَعَهُمَا عِنْدَ البَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ، فَوْقَ زَمْزَمَ فِي أَعْلَى المَسْجِدِ، وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ، وَلَيْسَ بِهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عورتوں نے سب سے پہلے جن سے کمر بند ڈالنا سیکھا وہ حضرت اسماعیل کی والدہ ماجدہ تھیں۔ انہوں نے حضرت سارہ سے اپنے نشانات چھپانے کی غرض سے کمر بند ڈالا تھا۔ پھر حضرت ابراہیم انہیں اور ان کے صاحبزادے حضرت اسماعیل کو لے آئے اور وہ انہیں دودھ پلاتی تھیں۔ ان دونوں کو بیت اللہ کے نزدیک، مسجد کی بالائی جانب زمزم کی جگہ چھوڑ گئے۔ اس وقت مکہ مکرمہ میں ایک بھی آدمی آباد نہ تھا اور ان کے قریب پانی بھی نہ تھا۔ ان دونوں کو ایسی جگہ چھوڑا گیا۔ ان کے

3363- راجع الحديث:2368

3364- انظر الحديث:2368، سنن ابو داؤد:2027

مَاءٌ، فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ، وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيهِ تَمْرٌ، وَسِقَاءً فِيهِ مَاءٌ، ثُمَّ قَفَّى إِبْرَاهِيمُ مُنْطَلِقًا، فَتَبِعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ: يَا إِبْرَاهِيمُ، أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهَذَا الوَادِي، الَّذِي لَيْسَ فِيهِ إِنْسٌ وَلاَ شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ مِرَارًا، وَجَعَلَ لاَ يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا، فَقَالَتْ لَهُ: آللَّهُ الَّذِي أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَتْ: إِذَنْ لاَ يُضَيِّعُنَا، ثُمَّ رَجَعَتْ، فَانْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لاَ يَرَوْنَهُ، اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ البَيْتَ، ثُمَّ دَعَا بِهَؤُلاَءِ الكَلِمَاتِ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: رَبِّ (إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ المُحَرَّمِ) (ابراهيم: 37)- حَتَّى بَلَغَ - (يَشْكُرُونَ) (ابراهيم: 37) " وَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تُرْضِعُ إِسْمَاعِيلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذَلِكَ المَاءِ، حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاءِ عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا، وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَلَوَّى، أَوْ قَالَ يَتَلَبَّطُ، فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَتِ الصَّفَا أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الأَرْضِ يَلِيهَا، فَقَامَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا، فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الوَادِيَ رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا، ثُمَّ سَعَتْ سَعْيَ الإِنْسَانِ المَجْهُودِ حَتَّى جَاوَزَتِ الوَادِيَ، ثُمَّ أَتَتِ المَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَيْهَا وَنَظَرَتْ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَفَعَلَتْ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَلِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى المَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا، فَقَالَتْ صَهٍ - تُرِيدُ نَفْسَهَا - ثُمَّ تَسَمَّعَتْ، فَسَمِعَتْ أَيْضًا،

پاس ایک تھیلے میں کھجوریں اور ایک مشکیزے میں پانی تھا۔ پھر حضرت ابراہیم واپس لوٹنے لگے تو حضرت اسماعیل کی والدہ ماجدہ نے ان کا پیچھا کیا اور کہنے لگیں، اے ابراہیم! آپ ایسی وادی میں ہمیں چھوڑ کر، جس کے اندر کوئی انسان یا چیز نہیں، کہاں جارہے ہیں؟ انہوں نے کئی دفعہ یہ الفاظ دہرائے، لیکن انہوں نے ان کی طرف مڑ کر نہیں دیکھا بلکہ صرف یہی فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے۔ کہنے لگیں، یہ بات ہے تو وہ ہمیں ضائع نہیں ہونے دے گا۔ حضرت ابراہیم لوٹ گئے اور چلتے رہے، حتیٰ کہ ثنیہ کے مقام پر پہنچے جہاں سے وہ انہیں دیکھ نہیں سکتے تھے تو بیت اللہ کی طرف رخ کرکے، دونوں ہاتھ اٹھا کر، ان الفاظ میں دعا کی: اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی ہے جس میں کھیتی نہیں ہوتی (سورۂ ابراہیم، آیت:۳۷) حتیٰ کہ وہ شکرگزاری کو پہنچیں۔ حضرت اسماعیل کی والدہ انہیں دودھ پلاتی تھیں اور اسی پانی سے پیتی پلاتی رہیں، حتیٰ کہ مشکیزے کا پانی ختم ہوگیا، جس کے سبب انہیں اور ان کے فرزند کو پیاس محسوس ہوئی۔ انہوں نے دیکھا کہ بچہ پیاس سے بے قرار ہے یا فرمایا ایڑیاں رگڑ رہا ہے۔ وہ اس منظر کی تاب نہ لاتے ہوئے پانی کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئیں۔ نزدیک ہی صفا پہاڑ تھا اس پر چڑھ کر وادی کی طرف نگاہ دوڑائی کہ کوئی نظر آئے لیکن نظر کوئی نہ آیا۔ پس وہ صفا سے اتر آئیں اور وادی میں آکر، دامن سمیٹ کر یوں دوڑیں جیسے کوئی سخت مصیبت زدہ شخص دوڑتا ہے، حتیٰ کہ وادی کو طے کرلیا اور مروہ پہاڑی پر پہنچیں تو اس پر کھڑے ہوکر نظر دوڑائی کہ کوئی نظر آئے لیکن نظر کوئی نہ آیا۔ پس یہی عمل انہوں نے سات دفعہ کیا۔ حضرت

فَقَالَتْ: قَدْ أَسْمَعْتَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غِوَاثٌ، فَإِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ، فَبَحَثَ بِعَقِبِهِ، أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ، حَتَّى ظَهَرَ المَاءُ، فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ وَتَقُولُ بِيَدِهَا هَكَذَا، وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ المَاءِ فِي سِقَائِهَا وَهُوَ يَفُورُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَرْحَمُ اللهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ - أَوْ قَالَ: لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ المَاءِ -، لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا" قَالَ: فَشَرِبَتْ وَأَرْضَعَتْ وَلَدَهَا، فَقَالَ لَهَا المَلَكُ: لاَ تَخَافُوا الضَّيْعَةَ، فَإِنَّ هَا هُنَا بَيْتَ اللَّهِ، يَبْنِي هَذَا الغُلاَمُ وَأَبُوهُ، وَإِنَّ اللَّهَ لاَ يُضِيعُ أَهْلَهُ، وَكَانَ البَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ، تَأْتِيهِ السُّيُولُ، فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ، فَكَانَتْ كَذَلِكَ حَتَّى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمَ، أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنْ جُرْهُمَ، مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقِ كَدَاءٍ، فَنَزَلُوا فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَأَوْا طَائِرًا عَائِفًا، فَقَالُوا: إِنَّ هَذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ عَلَى مَاءٍ، لَعَهْدُنَا بِهَذَا الوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ، فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّيْنِ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ، فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ بِالْمَاءِ فَأَقْبَلُوا، قَالَ: وَأُمُّ إِسْمَاعِيلَ عِنْدَ المَاءِ، فَقَالُوا: أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، وَلَكِنْ لاَ حَقَّ لَكُمْ فِي المَاءِ، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَلْفَى ذَلِكَ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُحِبُّ الإِنْسَ فَنَزَلُوا وَأَرْسَلُوا إِلَى أَهْلِيهِمْ فَنَزَلُوا مَعَهُمْ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِهَا أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْهُمْ، وَشَبَّ الغُلاَمُ وَتَعَلَّمَ العَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ، وَأَنْفَسَهُمْ وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ شَبَّ، فَلَمَّا أَدْرَكَ

ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسی لیے لوگوں کو ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان دوڑنا پڑتا ہے۔ جب یہ مروہ پہاڑی پر چڑھیں تو انہوں نے ایک آواز سنی اور ان کے دل میں خیال گزرا کہ اس کو سننا چاہیے۔ چنانچہ انہوں نے کان لگا کر سنا، پھر کہنے لگیں: تو نے آواز سنائی لیکن کاش! اس آڑے وقت میں کوئی مدد کرنے والا بھی ہوتا۔ اسی اثناء میں انہوں نے زمزم کے مقام پر ایک فرشتے کو دیکھا، تو اس نے اپنی ایڑی ماری یا فرمایا کہ پر مارا، حتیٰ کہ پانی نکلنے لگا۔ وہ حوض کی شکل بنا کر اسے روکنے لگیں اور پانی میں سے چلو بھر بھر کر اپنے مشکیزے میں ڈالنے لگیں۔ اس کے بعد پانی زمین سے ابلنے لگا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل کی والدہ پر رحم فرمائے، اگر انہوں نے زمزم کو کھلا چھوڑ دیا ہوتا یا فرمایا کہ چلو نہ بھرے ہوتے تو زمزم ایک جاری رہنے والا چشمہ ہوتا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے پانی پیا، بچے کو دودھ پلایا تو فرشتے نے کہا: اپنی ہلاکت کا گمان بھی نہ کرنا کیونکہ یہاں بیت اللہ ہے جس کو یہ نونہال اور ان کے والدِ محترم تعمیر کریں گے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ہلاک نہیں کیا کرتا۔ بیت اللہ شریف سطح زمین سے ٹیلہ کی مانند کچھ بلند تھا سیلاب آتے تو اس کے دائیں بائیں سے نکل جاتے تھے۔ حضرت ہاجرہ اسی تنہائی کی حالت میں وہاں آباد تھیں کہ قبیلہ جرہم کے کچھ لوگوں کا ان کے پاس سے گزر ہوا یا بنی جرہم کے کچھ افراد کدا کے راستے سے آتے ہوئے مکہ مکرمہ کے نیچے کی طرف آ کر اترے۔ انہوں نے پرندوں کو چکر لگاتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ پرندے ضرور پانی پر منڈلا رہے ہوں گے مگر اس وادی

زَوَّجُوهُ امْرَأَةً مِنْهُمْ، وَمَاتَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ، فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَمَا تَزَوَّجَ إِسْمَاعِيلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ، فَلَمْ يَجِدْ إِسْمَاعِيلَ، فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا، ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ، فَقَالَتْ نَحْنُ بِشَرٍّ، نَحْنُ فِي ضِيقٍ وَشِدَّةٍ، فَشَكَتْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلاَمَ، وَقُولِي لَهُ يُغَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِهِ، فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ كَأَنَّهُ آنَسَ شَيْئًا، فَقَالَ: هَلْ جَاءَكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، جَاءَنَا شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا، فَسَأَلَنَا عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ، وَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا، فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا فِي جَهْدٍ وَشِدَّةٍ، قَالَ: فَهَلْ أَوْصَاكِ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلاَمَ، وَيَقُولُ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ، قَالَ: ذَاكِ أَبِي، وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ أُفَارِقَكِ، الْحَقِي بِأَهْلِكِ، فَطَلَّقَهَا، وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ أُخْرَى، فَلَبِثَ عَنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ يَجِدْهُ، فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ فَسَأَلَهَا عَنْهُ، فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا، قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ؟ وَسَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ، فَقَالَتْ: نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ، وَأَثْنَتْ عَلَى اللَّهِ، فَقَالَ: مَا طَعَامُكُمْ؟ قَالَتِ اللَّحْمُ، قَالَ فَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتِ الْمَاءُ. قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ، وَلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيهِ. قَالَ: فَهُمَا لاَ يَخْلُو عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ، قَالَ: فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلاَمَ، وَمُرِيهِ يُثْبِتُ عَتَبَةَ بَابِهِ، فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ قَالَ: هَلْ أَتَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ

سے ہم کئی بار گزرے لیکن کبھی یہاں پانی کا نشان نہیں پایا تھا۔ انہوں نے ایک یا دو آدمیوں کو پانی کا حال معلوم کرنے کے لیے بھیجا۔ انہوں نے پانی دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو جا بتایا۔ وہ تمام افراد وہاں آئے اور پانی کے پاس بیٹھی ہوئی حضرت اسماعیل کی والدہ سے کہنے لگے: کیا آپ ہمیں یہاں اپنے پاس آباد ہونے کی اجازت دیتی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں اجازت ہے لیکن پانی پر تمہارا کوئی حق نہیں ہوگا۔ وہ کہنے لگے، بہت اچھا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پس حضرت اسماعیل کی والدہ ماجدہ نے اس بات کو غنیمت جانا اور انہیں ذاتی طور پر انسانوں سے محبت بھی تھی۔ پس وہ لوگ وہیں آباد ہو گئے اور انہوں نے پیغام بھیج کر اپنے اہل و عیال کو بھی اسی جگہ بلا لیا۔ جب ان کے چند گھر آباد ہو گئے اور حضرت اسماعیل لڑکپن کی عمر کو پہنچے تو انہوں نے ان سے عربی زبان سیکھی۔ حضرت اسماعیل انہیں عادت و اطوار کے لحاظ سے بڑے نفیس اور حیران کن نظر آئے تو جوان ہونے پر انہوں نے اپنی ایک لڑکی کا ان سے نکاح کر دیا۔ اس کے بعد حضرت اسماعیل کی والدہ محترمہ کا وصال ہو گیا۔ پس حضرت اسماعیل کے نکاح کر لینے کے بعد حضرت ابراہیم اپنے ان گھر والوں کا حال معلوم کرنے کے لیے تشریف لائے، لیکن گھر پر حضرت اسماعیل کو نہ پایا۔ ان کی بیوی سے پوچھا تو اس نے بتایا: وہ ہمارے لیے روزی تلاش کرنے گئے ہوئے ہیں۔ پھر انہوں نے اس سے معاشی حالت کے بارے میں دریافت فرمایا تو اس نے جواب دیا: ہم پر بُرے دن آئے ہیں، اور بڑی غربت اور پریشانی میں زندگی گزر رہی ہے، اس نے ایک اجنبی سے اپنے گھر کی شکایت کی۔ آپ نے

الْهَيْئَةِ، وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ، فَسَأَلَنِي عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا بِخَيْرٍ، قَالَ: فَأَوْصَاكِ بِشَيْءٍ، قَالَتْ: نَعَمْ، هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلاَمَ، وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُثْبِتَ عَتَبَةَ بَابِكَ، قَالَ: ذَاكِ أَبِي وَأَنْتِ العَتَبَةُ، أَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَكِ، ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ، وَإِسْمَاعِيلُ يَبْرِي نَبْلًا لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ، فَلَمَّا رَآهُ قَامَ إِلَيْهِ، فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الوَالِدُ بِالوَلَدِ وَالوَلَدُ بِالوَالِدِ، ثُمَّ قَالَ يَا إِسْمَاعِيلُ، إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ، قَالَ: فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ، قَالَ: وَتُعِينُنِي؟ قَالَ: وَأُعِينُكَ، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ هَا هُنَا بَيْتًا، وَأَشَارَ إِلَى أَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا، قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ رَفَعَا القَوَاعِدَ مِنَ البَيْتِ، فَجَعَلَ إِسْمَاعِيلُ يَأْتِي بِالحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي، حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ البِنَاءُ، جَاءَ بِهَذَا الحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ، وَهُوَ يَبْنِي وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الحِجَارَةَ، وَهُمَا يَقُولاَنِ: (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ) (البقرة: 127)، قَالَ: فَجَعَلاَ يَبْنِيَانِ حَتَّى يَدُورَا حَوْلَ البَيْتِ وَهُمَا يَقُولاَنِ: (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ) (البقرة: 127)

فرمایا: جب تمہارا خاوند آئے تو ان سے میرا سلام کہنا اور دروازے کی چوکھٹ بدلنے کے لیے کہہ دینا۔ جب حضرت اسماعیل واپس آئے تو آثار بھی حضرت خلیل اللہ کی تشریف آوری کی کو ظاہر کر رہے تھے۔ بیوی سے پوچھا: کیا ہمارے گھر کوئی شخص آیا تھا؟ اس نے جواب دیا: ہاں ایک بوڑھے شخص اس شکل صورت کے آئے تھے۔ انہوں نے آپ کے بارے میں پوچھا تو میں نے بتا دیا۔ پھر انہوں نے ہماری معاشی حالات کے متعلق دریافت کیا تو میں نے بتا دیا کہ بہت تنگدستی اور پریشانی میں وقت گزر رہا ہے۔ دریافت فرمایا: کیا وہ تمہیں کچھ وصیت کر گئے تھے؟ جواب دیا: ہاں، انہوں نے کہا تھا کہ آپ کو سلام کہہ دوں اور یہ پیغام دوں کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دینا۔ فرمایا: وہ میرے والدِ محترم تھے، یہ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں خود سے جدا کر دوں، لہٰذا تم اپنے گھر چلی جاؤ۔ پھر آپ نے اسے طلاق دے دی اور ان میں ہی سے دوسری عورت سے شادی کر لی۔ حضرت ابراہیم ان سے دور رہے جب تک اللہ نے چاہا۔ جب اس کے بعد دوبارہ تشریف لائے تو اس دفعہ بھی اپنے بیٹے کو نہ پایا۔ ان کی اہلیہ کے پاس جا کر دریافت فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ وہ ہمارے لیے روزی تلاش کرنے گئے ہیں۔ دریافت فرمایا: تمہارا حال کیسا ہے اور ان کے معاشی حالات دریافت فرمائے۔ جواب دیا: ہم بڑی خیر و آرام سے وقت گزار رہے ہیں اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ دریافت فرمایا: تمہاری غذا کیا ہے؟ جواب دیا: گوشت، دریافت فرمایا: اور پیتے کیا ہو؟ جواب دیا، پانی۔ کہنے لگے۔ اے اللہ! انہیں گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما۔ نبی کریم ﷺ

نے فرمایا: ان دنوں وہاں غلہ نہیں ہوتا تھا، اگر ہوتا تو حضرت ابراہیم ان کے لیے اس میں بھی برکت کی دعا کر دیتے۔ پھر فرمایا: ان دونوں چیزوں پر مکہ مکرمہ کے سوا اور کسی جگہ گزارا نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ مزاج سے موافقت نہیں کریں گے۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا: جب تمہارے شوہر آئیں تو انہیں میرا سلام کہہ دینا اور انہیں میرا حکم پہنچانا کہ اپنے گھر کی چوکھٹ برقرار رکھیں۔ جب حضرت اسماعیل آئے تو دریافت فرمایا کیا کوئی آیا تھا؟ بیوی نے جواب دیا: ہاں ایک خوبصورت اور خوب سیرت بزرگ تشریف لائے تھے پھر ان کی بڑی تعریفیں کیں۔ انہوں نے آپ کے بارے میں دریافت فرمایا تو میں نے بتا دیا۔ پھر انہوں نے ہمارے معاشی حالات کے متعلق سوال کیا تو میں نے عرض کیا کہ ہم بڑی خیر و آرام سے وقت گزار رہے ہیں۔ دریافت فرمایا: کیا تمہیں کوئی وصیت بھی فرما گئے تھے؟ جواب دیا: ہاں وہ آپ کے لیے سلام کہتے تھے اور آپ کے لیے حکم دیتے تھے کہ اپنے گھر کی چوکھٹ برقرار رکھیں۔ فرمایا: وہ میرے والد محترم ہیں اور چوکھٹ تم ہو۔ گویا انہوں نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تمہیں اپنی زوجیت میں برقرار رکھوں۔ پھر حضرت ابراہیم ایک مدت ان سے دور رہے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ جب اس کے بعد تشریف لائے تو حضرت اسماعیل چارہ زمزم کے پاس ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھے اور تیر درست فرما رہے تھے۔ جب انہوں نے اپنے والد محترم کو دیکھا تو استقبال کے لیے فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور باپ نے بیٹے کے ساتھ شفقت کی اور بیٹے نے باپ کے ساتھ ادب و احترام کے ان تمام تقاضوں کو نبھایا جو ایسے باپ اور ایسے بیٹے کی شان

کے شایان تھے۔ فرمایا اے اسماعیل! مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک کام کا حکم فرمایا ہے۔ عرض کی، حضور! جس کام کا آپ کے رب نے حکم فرمایا ہے اسے ضرور کیجیے۔ فرمایا: مجھے تمہاری مدد چاہیے۔ عرض کیا، میں آپ کی مدد کے لیے تیار ہوں۔ فرمایا، مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس گھر کو تعمیر کروں۔ پھر اس ابھرے ہوئے ٹیلے اور اس کی حدود کی طرف اشارہ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر دونوں حضرات نے بیت اللہ کی بنیادیں اٹھانی شروع کر دیں۔ ہوا یوں کہ حضرت اسماعیل پتھر اٹھا کر لاتے اور حضرت ابراہیم تعمیر فرماتے۔ حتیٰ کہ جب بنیادیں زیادہ بلند ہوگئیں و حضرت اسماعیل اس پتھر کو اٹھا لائے اور دیوار کے ساتھ رکھ دیا تا کہ اس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم تعمیر کرتے رہیں۔ یہ تعمیر فرماتے اور حضرت اسماعیل برابر پتھر لاتے رہے اور دونوں حضرات یوں عرض کرتے رہے: ترجمہ کنز الایمان: اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا (پ ۱، البقرۃ ۱۲۷) راوی کا بیان ہے کہ دونوں حضرات تعمیر کرتے رہے، حتیٰ کہ بیت اللہ کے گرد پھرتے رہے اور بار بار یہی کہتے رہے: ترجمہ کنز الایمان: اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا (پ ۱، البقرۃ ۱۲۷)۔

3365- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا كَانَ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ وَبَيْنَ أَهْلِهِ مَا كَانَ، خَرَجَ بِإِسْمَاعِيلَ وَأُمِّ إِسْمَاعِيلَ، وَمَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم اور ان کی اہلیہ محترمہ کے درمیان کچھ رنجش ہوئی تو یہ حضرت اسماعیل اور ان کی والدۂ ماجدہ کو لے کر نکل کھڑے ہوئے جن کے پاس پانی سے بھرا ہوا ایک مشکیزہ تھا۔ حضرت اسماعیل کی والدہ مشکیزے سے پانی پیتی رہیں

3365- راجع الحديث: 3362